REGD. No L 5254

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون نمبر ۲۹۷۹

سالانہ چندہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۹/۵ | جمعۃ المبارک ۳ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ ۱۲ صلح ۱۳۳۰ ہش ۱۲ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۰

پاکستان کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے

کراچی - ۱۱ جنوری - اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے رکن مسٹر حاتم علوی آج لیک سکسیس سے واپس کراچی پہنچے۔ دارالحکومت میں واپس پہنچنے کے بعد انہوں نے ایک بیان میں بتایا کہ جمعیت اقوام میں جس ملک کے وفد سے بھی میری ملاقات ہوئی اس نے یہی کہا کہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں پاکستان کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے!

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۱ جنوری (ڈاک سے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نزلہ کی شکایت ہے اور کان میں درد ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور - ۱۱ جنوری - نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کو بخار بدستور ہے۔ دل میں کمزوری بڑھ گئی ہے۔ ضعف بھی دن بدن زیادہ ہو رہا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور - ۱۱ جنوری - مجید احمد صاحب سکرٹری مال لاہور کی حالت گلے میں تکلیف کی وجہ سے تشویش ناک ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

کشمیر کے مسئلہ پر ایٹلی اور بیون سے خان لیاقت علی خاں کی اہم ملاقاتیں

لنڈن - ۱۱ جنوری - آج صبح لنڈن کانفرنس کا باقاعدہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خاں نے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون سے ملاقات کی۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ اس ملاقات میں کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت ہوئی۔ آج رات مسٹر لیاقت علی خان برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی سے ملاقات کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ملاقات بھی کشمیر کے متعلق لنڈن کانفرنس کے مذاکرات کی ہی ایک کڑی ہے۔ کل وزرائے اعظم کی کانفرنس میں پاکستان نے اس بات پر زور دیا کہ پسماندہ ممالک کو مشینیں وغیرہ برابر ملنی چاہئیں۔ اس کے علاوہ دولت مشترکہ کے جو ممالک خام مال سپلائی کریں۔ اس کے عوض میں ابھی ان کو مشینیں مہیا کرنا ضروری ہے۔ پاکستان نے اس تجویز کی مخالفت کی کہ جن خام مال کی کمی ہے پہلے اس کا ذخیرہ لنڈن میں جمع کیا جائے۔ اور بعد میں اس کی تقسیم عمل میں آئے۔

کوریا میں لڑائی بند کرانے کی ایک نئی تجویز

لیک سکسیس - ۱۱ جنوری - یہاں اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس پھر ہو رہا ہے جس میں دولت مشترکہ کی طرف سے کوریا میں لڑائی بند کرانے کے متعلق ایک سکیم پیش کی جائے گی۔

کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا

انقرہ - ۱۱ جنوری - انقرہ ریڈیو نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ بحیرہ روم کے دفاع کے لئے ترکی اور اسرائیل میں سمجھوتہ ہو گیا ہے

پاکستان اور شام کے درمیان تجارتی معاہدہ

دمشق - ۱۱ جنوری - پاکستان میں شام کے تجارتی اتاشی السید ہشام الاطابی پاکستان کے ساتھ ایک مجوزہ تجارتی معاہدے کے متعلق اپنی حکومت سے بات چیت کرنے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ (سٹار نیوز ایجنسی)

صابن سازی کا کارخانہ

بہاولپور - ۱۱ جنوری - رحیم یار خان میں صابن سازی کا ایک بہت بڑا کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے اس کارخانے کے لئے دوسرے ملکوں سے مشینیں منگوائی گئی ہیں۔ خیال ہے کہ یہ تمام مغربی پاکستان کی ضروریات کو باسانی پورا کر سکے گا۔

سردی کی لہر

لاہور - ۱۱ جنوری - محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق آئندہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر مغربی پاکستان میں سردی کی ایک اور لہر آئے گی۔

علامہ مشرقی گرفتار کر لئے گئے

لاہور - ۱۱ جنوری - آج صبح لاہور میں مشہور خاکسار لیڈر اور اسلام لیگ کے بانی علامہ عنایت اللہ خان المشرقی کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی گرفتاری قانون تحفظ عامہ کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔

"لیگ کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوگی"

کراچی - ۱۱ جنوری - وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین نے کہا ہے کہ پنجاب کے انتخابات کے سلسلے میں مسلم لیگ کے امیدواران کی فہرست کا اعلان اس مہینے کے آخر تک ہو جائے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ ان انتخابات میں مسلم لیگ کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوگی۔

مصر کی سرحد پر یہودی فوج کا اجتماع

قاہرہ - ۱۱ جنوری - ایک اطلاع کے مطابق قریباً ۴۰ ہزار یہودی سپاہی مصر کی سرحد پر جمع ہو رہے ہیں۔ قاہرہ کے اخبار "المصری" نے اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسرائیل کی طرف سے ہر وقت حملے کا امکان ہے۔ ہمیں مقابلے کے لئے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے۔

چیف اور فنانس سکرٹریوں کی کانفرنس

جالندھر - ۱۱ جنوری - جالندھر میں پاک پنجاب اور مشرقی پنجاب کے چیف اور فنانس سکرٹریوں کی کانفرنس آج بھی جاری رہی تقسیم کمیٹی کے فیصلوں پر عمل درآمد کے سلسلے میں یہ مذاکرات ہو رہے ہیں۔

اشیائے خوردنی کی ناجائز برآمد کو روکنے کا تہیہ

ڈھاکہ - ۱۱ جنوری - مشرقی بنگال کی حکومت نے ناجائز طور پر خوراک کی چیزیں برآمد کرنے والوں کو خبردار کیا ہے کہ حکومت ناجائز برآمد کی روک تھام کے قانون مجریہ سنہ ۱۹۵۰ء پر سختی سے عمل کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اس قانون کی رو سے حکومت ایسے مجرموں پر جرمانہ کے علاوہ برآمد ہونے والے سامان اور اس کی گاڑیوں وغیرہ کو ضبط کر سکتی ہے اسی طرح خوراک کے ذخیروں کو بھی ضبط کیا جا سکتا ہے۔ حکومت نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس لعنت کو ختم کرنے میں حکومت سے تعاون کریں۔ اور ایسے مجرموں سے حکام کو فوراً مطلع کریں۔

پٹ سن کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے

کراچی - ۱۱ جنوری - پٹ سن بورڈ کے صدر مسٹر غلام فاروق نے آج ایک پریس کانفرنس میں مقامی اخبار نویسوں کو بتایا کہ پٹ سن کی نکاسی میں جو دقتیں پیش آ رہی تھیں۔ ان پر پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے۔ منڈی کی حالت بہت تسلی بخش ہے۔ تاجر اور کاشتکار دونوں کو مناسب قیمتیں مل رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ اندازہ ہے۔ موجودہ فصل میں ۶۰ - ۶۵ لاکھ گانٹھوں کے برابر پٹ سن پیدا ہوگا اس میں سے ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں تیس چالیس لاکھ گانٹھیں برآمد کی جائیں گی۔ کیونکہ بیرونی ملکوں میں پٹ سن کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے۔ تقسیم سے قبل اتنی مانگ نہ ہوئی تھی۔

مولوی عصمت اللہ صاحب بری ہو گئے

لائلپور - ۱۱ جنوری - صلاح الدین صاحب ناظم جائداد بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کے والد مولوی عصمت اللہ صاحب کو عدالت نے مقدمہ میں بری کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر عطا کرے۔ جو اس عرصہ میں اپنی مخلصانہ دعاؤں سے نوازتے رہے۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

اور

دوستوں سے دعا کی درخواست

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اگرچہ دوستوں کو باقاعدہ "الفضل" کے ذریعہ اطلاعات پہنچائی جاتی ہیں اور احباب حضور کی صحت کے لئے التزاماً دعائیں بھی فرماتے ہیں مگر جلسہ سالانہ کے بعد حضور پر جو بیماری کا حملہ ہوا وہ زیادہ خطرناک تھا مگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے حضور کو شفا عطا فرمائی اور بیماری دور ہو گئی۔ اس حملہ کی شدت اور اس کی نوعیت کا پتہ حضور کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ہو سکتا ہے جو حضور نے ایک دوست کو تحریر فرمائے۔ حضور نے لکھا "جلسہ کے بعد انفلوئنزا کا حملہ تو خیر ہونا ہی تھا۔ مگر اس دفعہ حملہ دل پر ہوا اور جب بخار ٹوٹا تو نبض بہت تیز ہو گئی۔ ایک وقت ٹمپریچر ۹۶.۵ اور نبض ۸۰ تھی جو سخت خطرناک تھی۔ کل چوہدری صاحب سے بات کرتے ہوئے اچانک منہ پر فالج کا حملہ ہوا۔ ایک طرف زبان ہونٹ اور ہاتھ پر اثر ہوا مگر آدھ گھنٹہ میں جاتا رہا۔ اب نسبتاً آرام ہے۔"

احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔

مبارک احمد پرائیویٹ سیکرٹری (۹ جنوری ۱۹۵۱ء)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ماہِ تمام

(از مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی)

مومن آں نیست کہ لائے کلامے دارد — مومن آں است کہ کالائے نظامے دارد

جلوتے گو کہ دہد کیف و سرور و مستی — خلوتے گو کہ تب و تابِ دوامے دارد

گو جلالے کہ کند شورشِ محشر برپا — گو جمالے کہ مداوائے ظلامے دارد

آنکہ می تافت بہ پہنائے شبستانِ حجاز — قادیاں نورِ ہماں ماہِ تمامے دارد

ہوشمندانِ جہاں گردِ مبشر گردند

تو چہ دانی کہ جنونش چہ مقامے دارد

کیا آپ کی جماعت کے وعدوں کی فہرست حضور کی خدمت میں پیش ہو چکی ہے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستوں کا جلد سے جلد مرکز میں پہونچنا نہایت ضروری ہے۔ تا آمد کا صحیح اندازہ کر کے بجٹ وقت کے اندر تیار کیا جا سکے۔ جملہ سیکرٹریان تحریک جدید اور مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقوں کی دفتر اول اور دفتر دوم کی مکمل فہرستیں جس قدر جلد ہو سکے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں روانہ فرما دیں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

لجنات اماء اللہ کیلئے

کتاب ذکر الٰہی اور قرآن کریم پارہ دوم مع ترجمہ کا امتحان فروری ۱۹۵۱ء کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات اس تحریک کو اپنے اپنے حلقہ میں پیش کر کے امتحان میں شامل ہونے والی بہنوں کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوا دیں۔ کتاب "ذکر الٰہی" دفتر لجنہ اماء اللہ سے منگوائی جا سکتی ہے۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

ماسٹر کریم بخش صاحب ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ جو ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کے سبب قریباً دو سال سے صاحب فراش تھے ۱۵؍۱۲ کی شام کے قریب گوجرانوالہ میں بعمر قریباً ستر سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ــــ مرحوم خاموش طبیعت اور صالح احمدی تھے۔ مرحوم نے خواہش کی تھی کہ ان کی وفات کے بعد احباب ان کا جنازہ غائب پڑھ کر ان کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ادارہ)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

فیصلہ جاودانی الفاظ میں ثبت کر دیا گیا ہے۔ ہم نے اس صحیفہ کو کھول کر آپ کو دکھایا ہی نہیں کہ وہ فیصلہ جو تم یہودیوں سے کروانا چاہتے ہو۔ وہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا نے آج سے قریباً ۱۴۰۰ سال پہلے کر دیا ہوا ہے۔ کیا یہ ہماری انتہائی کوتاہی نہیں؟ تقریباً ۱۴۰۰ سال ہو چکے ہیں کہ ایک خدا کے مقدس کے متعلق ایک فیصلہ ہو چکا ہوا ہے۔ اور ہمارے علماء روز اس فیصلہ کو پڑھتے ہیں۔ لیکن ان کو اتنی (ہمارے ان علماء کو) کبھی اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ خود ہی اسکو پڑھ کر خوش نہ ہو لیں۔ بلکہ یہ فیصلہ انہیں بھی تو سنائیں۔ جن کے پیشوا کے متعلق یہ نہایت ہی عادلانہ اور منصفانہ فیصلہ ہو چکا ہوا ہے۔ تاکہ وہ اپنے عظیم الشان پیشوا کے دشمنوں ان پر اتہام باندھنے والے فریسیوں کے دروازہ پر سجدہ ریز نہ ہوں۔ اور گڑگڑا گڑگڑا کر درخواست نہ کریں۔ کہ از سر نو اس کا فیصلہ کرو۔ ایسی طفلانہ حرکات سے ان کو کیا حاصل ہو سکتا ہے؟

کیا یہ ہمارا فرض نہیں تھا کہ ہم یورپ اور امریکہ اور جہاں جہاں عیسائی دنیا بستی ہے وہاں وہاں آنکھوں کے بل چل کر پہونچتے۔ اس عظیم الشان فیصلہ کا حرف حرف ان کو سناتے۔ ان کے دلوں پر اس فیصلہ کا لفظ لفظ نقش کرتے۔ ان کے کانوں میں وہ پیارے پیارے اعجازی الفاظ ڈالتے۔ جو اللہ تعالےٰ کے مونہہ سے نکلے ہوئے ہیں۔ اور پھر اپنے پیارے حبیب کے مونہہ سے ادا ہوئے ہیں۔ اس کے مونہہ سے جس کو ہم خیر البشر۔ سرور کائنات، سردار دو عالم، محبوب اللہ اور حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مانتے ہیں۔

نہیں نہیں ہم تو اتنے بے حس ہیں کہ ہم ان لوگوں کو جن کے پیشوا کو ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ہر الزام سے بری الذمہ قرار دیا۔ ہاں ان لوگوں کو اسی پیارے آقا کی شان میں بدکلمات کہتے ہوئے سنتے ہیں مگر ان کی تردید تک نہیں کر سکتے۔ آپ کے کردار کے متعلق جھوٹی کتابیں لکھ لکھ کر ٹریکٹ چھاپ چھاپ کر مضامین تحریر کر کر کے تحقیقاتی کر و فریب سے غلط فہمیاں پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔ ہم ان غلط فہمیوں کو دنیا سے دور کرنے کے لئے ایک پیسہ تک خرچ نہیں کرتے۔ ایک انگلی کو حرکت نہیں دیتے۔

ہم ان کے فلسفوں سے خائف ہیں۔ ہم ان کی سائنس سے ڈرتے ہیں۔ ان کے علوم سے خوفزدہ ہیں۔ ان کی ادبی ترقیوں سے احساس کمتری کے بیمار ہیں۔ ہم ان کی دسیسہ کاریاں دیکھتے ہیں اور کچھ نہیں کہتے۔ نہیں صرف یہی نہیں ہم ان کے نتائج کو اپناتے ہیں اختیار کرتے ہیں۔ اور اس عظیم الشان جج پر معنی خیز تبسم نظر ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں نعوذ باللہ

"اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ"

وہ عظیم الشان جج جس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مقدمہ کا ایسا شاندار فیصلہ کیا۔ آج ان لوگوں کی نظروں میں ایک معمولی مجسٹریٹ یا معمولی عدالت کے جج سے بھی زیادہ سمجھ نہیں رکھتا۔ وہ فیصلہ کرنے والا خدا تعالےٰ خود تھا یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ مگر اس فیصلہ پر کوئی حرف رکھ کر کوئی مین میخ تو نکال کر دکھاؤ مگر آپ تو معاشیات کی الجھنوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس بات پر غور کرنے کی فرصت ہی نہیں پاتے۔ آپ بھلا اس کام کے لئے یورپ اور امریکہ کیوں جانے لگے۔ آپ کو تو وہاں اور ہی بڑے بڑے کام ہیں۔ اور یہ ہمارے علماء؟

تو ان ہمارے علماء کو تو یہیں بڑے بڑے کام ہیں۔ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کروانا ہے۔ حکومت کے موجودہ حکام سے اقتدار چھیننا ہے۔ موجودہ قائدین کی قیادتیں لوٹنا ہے۔ پھر جو جا ہو ان سے کروا لینا۔ امریکہ میں یورپ میں جزائر میں چین جاپان میں جہاں جا ہو انہیں بھیج دینا۔۔۔ ابھی تو یہیں بڑا کام پڑا ہے۔ احمدیوں کو مرتد قرار دلانا ہے۔ اور پھر ان کو اقلیت قرار دلانا ہے اور جو مرتد ہو اسے قتل کروانا ہے۔ ان کے بغیر اسلامی حکومت کا مزہ ہی کیا ہے؟

پھر آجکل تو اور بھی بڑے ضروری کام آ پڑے ہیں الیکشن سر پر آگئی ہے۔ اور مرزائی کہیں چور دروازوں سے اسمبلی میں داخل نہ ہو جائیں۔ اگر ہم امریکہ اور یورپ اور خدا جانے کہاں کہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام اور قرآن کریم کا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مقدمہ کا فیصلہ عیسائیوں کو سنانے نکل جائیں۔ تو اسمبلی میں جانے سے مرزائیوں کو یہاں کون روکیگا ہم تو ایک تبلیغی جماعت ہیں سید عطاء اللہ شاہ بخاری اب وہ نہیں رہے جو سیاست پر دھواں دھار تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ نہ محمد علی جالندھری وہ ہیں کہ مسلم لیگیوں کو سیاسی اختلاف پر وہ سنائیں کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے۔ اور نہ حسام الدین اور تاج الدین اب وہ رہے ہیں کہ ہر بازار کے موڑ پر کانگرس جیسی سیاسی پارٹی کے گن گاتے پھریں۔ اب تو ہم تبلیغی جماعت ہیں اور ہماری تبلیغ کو سیاست سے ذرا بھی تعلق نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ "ہم کسی مرزائی کو اسمبلی میں نہیں جانے دیں گے" دیکھئے نا۔ نہ تو یہ مسلم لیگ کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ کیونکہ ہم مسلم لیگ کے ساتھ ہیں اور نہ یہ انتخابات میں مذہبی جذبات بھڑکا کر اثر اندازی ہے۔ اس لئے کہ یہ حکومت کے انتخابی قوانین کے عین مطابق ہے کیونکہ ہم سیاست سے الگ ہو چکے ہیں۔ ہم ایک تبلیغی جماعت ہیں۔۔۔۔ مسلمان عوام بیچارے عقل کے اندھے ہیں، ان میں سب کچھ چل جاتا ہے

جوشِ خطابت زندہ باد!

بھلا ہم بے وقوف ہیں جائیں امریکہ جائیں جاپان۔ جائیں یورپ جائیں جائیں جائیں ہم کیوں جائیں۔ ہم تو مرزائیوں کو کہتے ہیں کہ وہ کیوں جاتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں تم بھی جاؤ۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۲ جنوری ۱۹۵۱ء

سستا سودا

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں جس میں آپنے تحریک جدید دفتر اول کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال کا اعلان فرمایا۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ اگرچہ وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۵۱ء ہے۔ مگر احباب کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ ۳۱ دسمبر تک ضرور اپنے وعدے ارسال کردیں۔

جہاں تک ہم کو معلوم ہوا ہے خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت سے احباب نے حضور کی اس خواہش کے اعزاز میں اپنے وعدے ۳۱ دسمبر سے پہلے ہی ارسال کردیئے ہیں۔ اور بعض دوسرے احباب اس تاریخ کے بعد بھی جلد جلد وعدے بھجوا رہے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء اکثر احباب کے پاس الفضل کا یہ پرچہ ۱۲ جنوری کو پہونچ جائیگا۔ اور اکثر فاصلہ والے احباب کو انشاء اللہ ایک دن بعد یا دو دن بعد مل جائے گا۔ اس طرح وہ احباب جو وعدہ کرنے کا ارادہ دل میں پال رہے ہیں ان کے لئے آخری تاریخ تک وعدہ بھجوانے کے لئے اب ایک مہینے سے بھی کم مدت رہ گئی ہے ہمیں امید ہے کہ ایسے احباب اپنا اپنا وعدہ بھجوانے کے لئے ان الفاظ کو بطور یاد دہانی خیال کرکے جلد ہی اپنے ارادہ کی تکمیل فرمائیں گے۔

اس دفعہ جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کردی ہیں۔ اور وہ احباب بھی جو کم سے کم آمدنی رکھتے ہیں بغیر کسی قسم کی دقت محسوس کئے تحریک جدید کی فوج میں شامل ہوکر جہاد تبلیغ میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔ اور ان رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کرسکتے ہیں۔ جو اس جہاد میں حصہ لینے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے مخصوص فرمادی ہوئی ہیں۔ اب تو گویا لہو لگا کر شہیدوں میں ملنے والی بات ہے۔ یا جیسا کہ کہتے ہیں "ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ بھی چوکھا دے"۔ یہ باتیں انہونی سمجھی جاتی ہیں۔ مگر خیال فرمایئے ایسا کونسا بشر ہے جو سال میں پانچ روپے بھی فی سبیل اللہ نہیں دے سکتا۔ پھر یہ بھی نہیں کہ آپکو اب حصہ لینے کے لئے دفتر کے پچھلے سالوں کا بھی یکمشت یا سال میں باقساط ہی ادا کرنا پڑے گا۔ بلکہ اب آپکو اجازت ہوگئی ہے کہ اسی سال سے ابتدا کردیں اور دفتر کے آخیر تک چلے جائیں۔ یہ لہو لگا کر شہیدوں میں ملنے والی بات نہیں تو اور کیا ہے؟ مالی قربانی کا اس سے کم معیار اور کیا ہوسکتا ہے۔ وہ احباب جن کی آمدنی اتنی کم تھی۔ کہ وہ ایک ماہ کی آمدنی یا اس سے نصف یا چوتھائی آمدنی کا وعدہ کرکے اپنے بال بچوں کا پیٹ نہیں پال سکتے تھے۔ ان کے لئے یہ کتنا سنہری موقعہ ہے کہ اب وہ صرف پانچ روپے ہی دیکر اس عظیم الشان جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں جس جہاد کا عزم کرکے انہوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے اور اپنے پیارے امام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کتنی آسانی سے وہ اپنے اس عزم کو عملی صورت دے سکتے ہیں۔ اور اپنی اس بیعت کی تصدیق اور توثیق کرسکتے ہیں کتنی آسانی سے وہ اس الٰہی پروگرام کی تکمیل میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے ہیں۔

اس سے زیادہ سستا سودا اور کیا ہوسکتا ہے۔ اب تو زیادہ سوچنے کی بھی حاجت نہیں ہے کتنے پانچ پانچ روپے آپ ہفتہ میں یونہی خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اگر آپ غور فرمائیں تو آپکو معلوم ہوگا کہ سال میں کتنے ہی پانچ روپے آپ کے پاس سے یونہی گم ہو جاتے ہیں اور آپکو محسوس بھی نہیں ہوتا۔ پھر کتنے ہی پانچ روپے آپ یونہی بچوں کو یا منگتوں کو ایک ایک آنہ کرکے دے ڈالتے ہیں۔ سوچیئے یہ کتنا سستا سودا ہے کہ صرف پانچ روپے سارے سال میں ادا کرکے آپ اس عظیم الشان جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دور میں آپ ہی کے لئے مخصوص کردیا ہے۔ سوچیئے آپکے یہ پانچ روپے کتنے بیش بہا ہیں ایسی صورت میں تو بڑی لمبی سوچ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آج ہی اپنا وعدہ بھجوایئے۔ آج کا لکھا ہوا تین پیسہ کا ایک کارڈ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے خزانے آپکے لئے خرید سکتا ہے؟ یہ سوچیئے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے مقدمہ کا فیصلہ

(۲)

کل ہم نے عرض کیا تھا کہ قرآن کریم نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کو کس طرح یہودیوں کے دو بڑے بڑے الزاموں سے بری فرمایا ہے۔ یہودیوں کے یہ بڑے بڑے الزام یہ تھے کہ نعوذ باللہ آپ کلمۃ الطاغوت ہیں۔ یعنی آپ کی پیدائش پر الزام تھا اور دوسرا الزام یہ تھا کہ آپ کا رفع الی الطاغوت ہوا ہے۔ یعنی آپ صلیب پر فوت ہوکر لعنتی موت مرے ہیں۔ قرآن کریم نے فیصلہ کیا کہ آپ کلمۃ اللہ ہیں۔ اور آپ کا رفع الی اللہ ہوا ہے۔ یہی نہیں کہ قرآن کریم نے فیصلہ ہی سنا دیا ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے یہودیوں کے ان جھوٹے الزامات لگانے کی پاداش میں سخت سزا بھی دی ہے۔ اور اس دنیا میں بھی سزا دی ہے اور ان پر مسکنت اور ذلت کی مار ماری ہے۔ اور قیامت میں بھی ان کو سخت عذاب دیا جائے گا۔

ہم عیسائی پادریوں اور خود پوپ اعظم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ فیصلہ درست نہیں ہے؟ اور کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کو یہودیوں کے الزامات سے ہی بری نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ پر جھوٹے بہتان باندھنے کی پاداش میں سزا بھی دی۔ کیا آپ اپنی آنکھوں سے ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ کا منظر نہیں دیکھتے؟ کیا قرآن کریم کے یہ الفاظ صحیح ثابت نہیں ہوئے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ واقعی یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ لیکن جانے دیجئے اس بات کو اگر آپ کے خیال کے مطابق قرآن کریم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خود ساختہ کلام ہے تو پھر بھی کیا آپ کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا شکر گزار نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اس نے اتنا صحیح فیصلہ فرمایا کہ ایسا صحیح فیصلہ کبھی دنیا میں نہیں ہوا۔ کیا اس کے عوض میں آپ کی طرف سے یہی بدلہ ہونا چاہیئے تھا کہ اس نیک انسان پر جس نے ایسا منصفانہ فیصلہ کیا الٹی تہمتیں باندھنا شروع کردو۔ اور نعوذ باللہ اس کو خود غرض وغیرہ ناقابل بیان الفاظ سے پکارو۔ آخر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ کیا بے انصافی کی ہے؟

ایک طرف تو تم قرآن کریم سے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی فوقیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ثابت کرتے ہو۔ اور اس نے اپنے فیصلہ میں جو آپ کی نیک چلنی کی شہادت دی ہے جو مقدمہ میں پیش کرنا ضروری تھی اور تم اسی شہادت کو لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رتبہ کو کم دکھانے کے لئے پیش کرتے ہو کہ اتنی وقیع اور شاندار شہادت اس نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کے بارے میں پیش کی۔ اور دوسری طرف تم اسی انسان پر رقیق سے رقیق الزام لگاتے ہو۔ کیا یہ انتہائی ناشکر گزاری نہیں ہے۔ کیا یہ وہی فعل نہیں ہے جو یہودیوں سے حضرت عیسٰے علیہ السلام کے بارے میں سرزد ہوا؟ اس لئے یاد رکھو کہ اگر یہودیوں کے آپ پر الزام دھرنے اور تہمتیں باندھنے سے خدا کا عذاب نازل ہوا تو تم بھی ع

بچتے نہیں مواخذۂ روزِ حشر سے

روزِ حشر تو کیا! اسی دنیا میں دیکھ لو آج کیا عذاب عیسائی دنیا پر نازل ہو رہا ہے کہ دوسری قوموں کو بھی ناحق اس کی تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔

آؤ! اے عیسائیو اس انسان سے انصاف کرو جس نے تمہارے پیشوا سے ایسا انصاف کیا کہ جس کی نظیر رہتی دنیا تک نہیں مل سکے گی۔ کیا نہیں؟ مگر۔

یہ تمہارا قصور نہیں یہ ہمارا قصور ہے۔ ہم مسلمانوں کا قصور ہے ہم جو اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا۔ آپ کے فدائی جتاتے ہیں۔ اور آپ کے نام پر جان و مال قربان کرنے کے اعلان کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا قصور ہے کہ ہم نے آپ کے سامنے اس عظیم الشان

(باقی دیکھیں ص۲ کالم ۲و۳)

اسلام سربلند ہوتا ہے

مسلمانوں کے عروج و زوال اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے متعلق فرمودۂ رسول ﷺ

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

جس مخبرِ صادق (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دورِ غربت کے انتہائی مخالف حالات میں یہ خبر دی تھی کہ اسلام سربلند ہوگا اور اسلام کا عروج و اقبال دنیا نے اپنی آنکھوں دیکھا۔ اُسی نے اب یہ بتایا کہ اس عروج کے بعد اسلام دورِ تنزّل میں چلا جائے گا۔ لیکن ساتھ ہی بشارت دی کہ اس دورِ تنزّل کے بعد آخری زمانہ میں دوبارہ اسلام کا سورج ابھرے گا۔ اور رائعین چمک کر چار دانگ عالم کو روشن کر دیگا۔

اب ہم دَورِ تنزّل کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں درج ذیل کرتے ہیں۔

اسلام کی غربتِ ثانیہ

(ا) فرمایا بدء الاسلام غریباً وسیعود کما بدء فطوبیٰ للغرباء (مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

"اسلام کی ابتداء بے کسی اور پردیس کی مصیبتوں میں ہوئی اور قریب ہے کہ پھر ویسی ہی حالت اس پر طاری ہو جائے سو کیا ہی خوشی اور مبارکی ہے پردیسیوں کے لئے"

(ب) ترمذی میں بروایت عمرو بن عوف اسی حدیث کی کچھ زیادہ تفصیل یوں دی گئی ہے:۔

"دین کی ابتداء غربت سے ہوئی اور قریب ہے کہ پھر دورِ غربت کی طرف پلٹ جائے پس کیا ہی مبارکی ہے پردیسیوں کے لئے یہی گروہ مُصلحین ہے جو ان خرابیوں کو دور کرے گا جو لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں پیدا کر دی ہوں گی"

(ج) "غرباءؔ" کی تشریح کے لئے احمد و طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ فرمایا:۔

"مبارکی ہے "غرباءؔ" کے لئے۔ ہم نے پوچھا "غرباءؔ" کون لوگ ہیں؟ فرمایا صالحوں کی ایک جماعت۔ برے لوگوں میں سے تھوڑے سے اچھے"

ان روایات میں "غربت" و "غریب" کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ہیں پردیسی اور بے خانہ و وطن کے۔ مقصود یہ کہ اسلام کی ابتداء ہجرت کی مصیبتوں اور مظلومیتوں سے ہوئی تھی۔ عروج و اقبال کے بعد پھر ویسا ہی زمانہ آنے والا ہے لیکن اس دور میں بھی مجدّدین اور مصلحین کا ایک گروہ موجود رہے گا جس کے سپرد اصلاح و تجدید کا کام ہوگا۔ لیکن یہ گروہ اور ان کے ساتھ شامل ہونے والے جو حق پر چلنے اور قرآن و سنت کی سچی اور خالص پیروی کرنے والے ہوں گے۔ بوجہ قلّت و بے چارگی کے ایسے ہو جائیں گے جیسے پردیسی بے یار و مددگار مسافر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

قوم صالحون قلیل فی ناس سوء کثیر۔

ایک خوبصورت تمثیل

حضرت ابوبردہؓ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھایا تو فرمایا۔

ستارے آسمان کے لئے باعث امن ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان کے متعلق جو تم سے وعدہ کیا گیا (کہ وہ پھٹ جائے گا) پورا ہو جائے گا۔ اور میں اپنے صحابہ کے لئے باعث امن ہوں جس وقت میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ سے (فتنوں کے ظہور کا) جو وعدہ کیا گیا ہے وہ آ جائے گا۔ اور میرے صحابہؓ میری امت کیلئے باعثِ امن ہیں جس وقت یہ چلے جائیں گے تو جو میری امت سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی نیک لوگ جاتے رہیں گے اور جابر و ستمگار برسرِ حکومت ہوں گے) وہ وقت آ جائیگا۔

(روایت مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب فضل صحابہؓ)

صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بعد میں حرف بحرف پوری ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اگر صحابہ کیلئے فتنوں کا ظہور ہوا تو صحابہ کرام کے بعد امت کیلئے بے پناہ فتنوں کا دروازہ کھل گیا جس کے ہاتھوں ایک لاکھ مسلمانوں کا قتل (کہ اس زمانہ میں اکثر صحابہ گذر چکے تھے) بنو امیہ کی عبرت ناک تباہی کہ ان کی لاشوں پر دسترخوان چُنے گئے اور عباسی افواج نے کھانا کھایا۔ یہ واقعات اور اسی قسم کے اور دوسرے واقعات صحابہؓ کے گذرنے کے بعد رونما ہوئے اور یہ سلسلہ چلتا چلا گیا۔ یہانتک کہ پورا انقلاب خیر القرون کے زمانہ کے بعد رونما ہوا جیسا کہ آگے ذکر آئیگا۔

صحابہؓ کا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سو سال تک رہا جیسا کہ آپؐ نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل فرمایا:۔

"آج سے سو برس بعد تک آج کے لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہے گا"

(صحیح مسلم باب فضل صحابہؓ روایت حضرت ابن عمرؓ)

اس سے مقصود صحابہ کے خیر و برکت کے دور کا اختتام تھا۔ ابو الطفیل صحابی فرماتے ہیں کہ اب میرے سوا کوئی نہیں جس نے جمال محمدی سے آنکھیں روشن کیں۔ یہ صحابی پوری صدی کے اختتام پر رحلت گزیں ہوئے۔

خیر القرون کے بعد دَورِ تنزّل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"سب سے بہتر میری صدی ہے۔ پھر اس کے بعد آنیوالا اور پھر اسکے بعد آنیوالے دور کے لوگ مگر (ان تین دوروں کے بعد) ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو گواہی دیں گے تو لوگ کہیں گے کہ تمہاری گواہی کا کیا اعتبار۔ کوئی شخص ان کے پاس امانت رکھنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ خائن ہوں گے۔ اس طرح ان کا یہ حال ہوگا کہ وہ نذریں مانیں گے تو ان کو پورا نہیں کریں گے اور کھا پی کر خوب موٹے ہو جائیں گے (یعنی دین کی رغبت اور قربانی کا جذبہ ان کے دلوں میں نہیں رہے گا)۔ (بخاری کتاب الرقاق)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دَور۔ عہدِ رسالت اور صحابہؓ کا دور ہے۔ اس کے بعد تابعین کا دور اور اس کے بعد تبع تابعین کا دَور ہے۔ یہ ادوار

"اسلام کے روحانی دینی اور اخلاقی مناقب و مکارم کا اور صلحائے امت۔ ائمہ دین اور علمائے خیر کے پے در پے ظہور اور وجود کا اور خالص مذہبی علوم کی نشوونما۔ ترتیب و تدوین اور نشر و اشاعت کا ہے۔ اس کے بعد ہی بدعات کا سیلاب امنڈ آتا ہے۔ علمائے سُوء اور اُمرائے جور پیدا ہوتے ہیں فرقِ باطلہ کا ظہور ہوتا ہے۔ فقہا میں جمود آتا ہے۔ علماء میں ہوا و ہوس راہ پاتی ہے (فلسفہ اسلام کی جگہ) ہند فارس و یونان کے فلسفیانہ خیالات مسلمانوں میں رائج ہوتے ہیں۔ اسلام کے اعتقادی و عملی قویٰ سست ہو جاتے ہیں اور نظام ابتر ہو جاتا ہے"

(بحوالہ سیرۃ النبی جلد ۳ صفحہ ۶۹۱ از سید سلیمان ندوی)

اس زمانہ میں وحدتِ اسلامیہ کا یہ حال ہے کہ ۲۷۱ھ میں سپین کے بادشاہ نے پوپ سے معاہدہ کیا کہ وہ بغدادی حکومت کو تباہ کرنے کے لئے اس کا ساتھ دے گا۔ گویا ایک مسلمان بادشاہ نے ایک عیسائی بادشاہ سے معاہدہ کیا کہ وہ اس کے ساتھ مل کر اسلامی بادشاہ کا مقابلہ کرے گا اور اس کی حکومت کو تباہ کرے گا اور اس کے ایک سال بعد بغداد کی حکومت نے قیصر روم سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ اس کے ساتھ مل کر سپین کی حکومت کو تباہ کرے گا۔ یہ دو خطرناک واقعات مسلمانوں کے دورِ تنزّل پر شاہد ناطق ہیں۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ آغازِ اسلام کے نزول کے بعد یہ دورِ تنزّل ایک ہزار برس تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد احیائے اسلام کا زمانہ ہے۔ (سورہ سجدہ ع۱)

اسبابِ تنزّل

ترمذی کی روایت میں ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جب تک تم میں سے بہتر اور نیک لوگ تمہارے امیر ہوں گے اور تمہارے مالدار سخی اور تمہارے معاملات حکومت باہم مشورہ سے انجام پائیں گے (یعنی حکومتِ شوریٰ ہوگی نہ کہ شخصی حکومت و فرمانروائی) تو زمین کا ظاہر تمہارے لئے بہتر ہوگا اس کے باطن سے۔ لیکن جب ایسا ہو کہ تمہارے امیر بدترین لوگ ہوں۔ تمہارے مالدار بخیل ہو جائیں اور تمہارے اُمور عورتوں کے ہاتھ چلے جائیں (یعنی سر رشتۂ حکومت مجلس شوریٰ اور اصحاب حل و عقد کی جگہ حرم سرا کے عشرت خانوں کی طرف منتقل ہو جائے) تو پھر زمین کا اندر تمہارے لئے زیادہ اچھا ہوگا۔ بہ نسبت اسکی سطح کے"

(مشکوٰۃ باب تغیر الناس)

بیان فرمودہ علامات جب مسلمانوں میں پیدا ہوگئیں منہاجِ نبوت پر خلافت راشدہ اور اس کی حکومتِ شوریٰ باقی نہ رہی۔ اس کی جگہ شخصی حکومت و فرمانروائی نے لے لی اُمراء جور و ستم پر مائل اور مالدار بخیل بن گئے۔ دنیا کی خوبصورت ترین لونڈیاں حرم سراؤں میں داخل ہو کر معاملاتِ حکومت میں دخیل ہوگئیں تو وہی وقت مسلمانوں کی تباہی کا ہے۔ پچاس لاکھ مسلمان صرف آلِ چنگیز کے ہاتھوں ہلاک ہو کر زمین کے پیٹ کا ایندھن بن گیا اور اس سے پہلے باہمی خانہ جنگیوں۔ دیلمیہ اور اور سلاجقہ کے ہاتھوں یہی سلوک مسلمانوں سے ہوا۔ غرض مسلمانوں کے لئے سر رشتۂ اسلام کو چھوڑ کر زمین کی سطح پر زندگی کا سانس بھی دشوار ہو گیا۔

مسلمانوں کے اندر پیدا ہونیوالی خرابیاں

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"کیا حال ہوگا تمہارا۔ جب تمہاری لڑکیاں مبتلائے فسق ہوں اور تمہاری عورتیں سرکش؟ (یعنی جبکہ تمہاری عائلی زندگی خراب و بدتر ہو جائے گی) لوگوں نے عرض کیا یہ بات بھی ہونے والی ہے؟ فرمایا ہاں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت

کیا حال ہوگا تمہارا جب تم بھلائی کا حکم نہ دو گے اور برائی سے نہ روکو گے۔ لوگوں نے کہا کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟ فرمایا ہاں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

کیا حال ہوگا اس وقت جبکہ تم نیک بات کو بُرا سمجھو گے اور برائی کو اچھا۔ عرض کیا کیا یہ بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں"

(ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ باب تغیر الناس)

اس حدیث میں پیغمبر صادق کی زبان قدسی بیان سے مسلمانوں کے تنزل کے تین دور بیان کئے گئے ہیں۔ پہلا یہ کہ نیکی کا شوق اپنی ذات میں تو ایک حد تک باقی ہو۔ دوسروں کو نیک بنانے کا ولولہ نہ رہے۔ اس کے بعد دوسرا دور آتا ہے۔ اب ایسا ہوتا ہے کہ نہ خود نیک راہ چلتے ہیں اور نہ دوسروں کو اس راہ پر چلنا دیکھ سکتے ہیں بلکہ حق کے راستہ میں مزاحم ہوتے ہیں۔ اس کے بعد تیسرا دور آتا ہے اب نیک و بد کی تمیز ہی اٹھ جاتی ہے باطل کو حق سمجھا جاتا ہے۔ اور حق کو باطل۔ یہ آخری مرحلہ ہے۔ جب قوم براہ راست خدا تعالےٰ کے عذاب کی زد میں آجاتی ہے۔

خیر القرون کے بعد تاریخ اسلام انہی تین دوروں کی آئینہ دار ہے۔ چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں:۔

لایاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ شر منہ (بخاری کتاب الفتن)

کہ ہر بعد کا آنے والا زمانہ پہلے زمانہ سے بدتر اور فتنہ و شر سے مملو ہوگا۔

اسی طرح مسلم کی ایک روایت میں ہے

اس امت کی ابتداء میں عافیت ہے اور آخری عہدوں میں مصیبتیں اور برائیاں ایسا ہوگا کہ ایک فتنہ آئے گا۔ اور مومن کہے گا کہ اس میں میرے لئے ہلاکت ہے لیکن جب وہ دور ہو جائے گا۔ اور دوسرا فتنہ شروع ہوگا۔ تو پچھلا فتنہ بھول جائیگا اور مومن پکار اٹھے گا۔ "فتنہ تو یہ ہے! فتنہ تو یہ ہے" (صحیح مسلم)

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک ٹیلہ پر چڑھے اور فرمایا میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر بارش کی طرح نازل ہونگے (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

گمراہ قوموں کی نقالی

اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تم سے پہلے جو قومیں گذر چکی ہیں ضرور ہے کہ تم ان کے سارے طریقوں اور چالوں کی ہو بہو پیروی کرو۔ (یعنی ان کی ساری گمراہیاں اختیار کر لو گے) صحابہؓ نے عرض کیا فارس اور روم اور اہل کتاب کی فرمایا ہاں انہی لوگوں کی اور کون؟

حضرت ابوہریرہ نے اس روایت کے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ جی چاہے تو اس آیت کو اس موقع پر تطبیق دے لو

"وہ قومیں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں اور بالآخر اپنی گمراہیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئیں حالانکہ تم سے کہیں زیادہ طاقتور اور متمدن تھیں" (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے اندر یہود و نصاریٰ کی گمراہیاں راہ پکڑیں گی۔ اور عجمی اور رومی اقوام کے مہلک و گمراہ علوم و تمدن نفوذ کر جائیں گے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت میری امت تکبر کی چال چلنے لگے گی۔ تو اللہ تعالےٰ ان میں سے بدکار لوگوں کو نیکوں پر حاکم مقرر کر دے گا۔ (رواہ ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ باب تغیر الناس)

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ فارس و روم کی خوبصورت عورتیں مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوئیں ان سے جو اولادیں ہوئیں۔ ان کے اندر غلط تربیت کے باعث وہ تمام جراثیم موجود تھے جو فارس و روم کے گمراہ کن معاشرت و تمدن میں پائے جاتے جس نے اسلامی سوسائٹی کو بد سے بدتر کر دیا اور بُرے لوگ برسرِ حکومت ہوگئے اور نیک لوگ مقہور و معتوب بن گئے۔

آخر وہ عذاب آیا جس سے ساری اسلامی دنیا میں ایک زلزلہ طاری ہوگیا۔ آل چنگیز کی بیرحم تلوار نے پچاس لاکھ مسلمانوں کے خون سے اپنی پیاس بجھائی۔ اور خلافت اسلامی کا خاتمہ ہوگیا

عام ہلاکت باہمی انتشار کے بعد آئے گی

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے اپنی رحمت کے لئے دعا کی تھی کہ خود ان کے سوا ان پر کوئی اور دشمن مسلط نہ ہو اور کوئی ایسی عام ہلاکت نہ چھا جائے کہ قوم کی قوم ہلاک ہو جائے۔

میرے رب نے فرمایا کہ جس وقت میں کسی امر کا حکم دے دیتا ہوں تو پھر اس سے پھر نہیں سکتا۔ میں نے تمہاری امت کے حق میں یہ دعا قبول کی کہ انہیں میں عام ہلاکت میں تباہ نہیں کروں گا۔ اور نہ ان پر خود ان کے سوا کوئی ایسا دشمن مسلط کروں گا۔ جو ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ ڈالے اگرچہ ان پر اقطار عالم کی سب قومیں کیوں نہ چڑھ دوڑیں۔ یہاں تک کہ ایک گروہ ان میں سے دوسرے گروہ کو قتل کرنے لگے اور یہ ایک دوسرے کو قید و بند میں ڈالنا شروع کر دیں۔

(رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب فضائل النبیؐ)

یعنی یہ حفاظت و حیات کا وعدہ اس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک یہ سلک اخوت میں منسلک رہیں گے۔ جب یہ خود ہی اپنے دشمن ہوں گے اور خود ہی اپنے آپ کو دشمنوں کی طرح تباہ کریں گے۔ تو پھر یہ وعدہ قائم نہ رہیگا

یہ حدیث تاریخ اسلام کا بہترین مرقع ہے۔ جب تک مسلمان دین واحد پر جمع رہے اور اسلامی اخوت و اتحاد کے عروۃ الوثقیٰ کو تھامے رہے۔ کوئی دنیا کی طاقت ان سے ٹکرا کر کامیاب نہ ہو سکی۔ مٹھی بھر مسلمان دشمن کے لشکر جرار پر غالب آتے رہے

جب مسلمانوں میں یہ وصف عنقا ہو گیا۔ تو اللہ تعالےٰ کا سلوک بھی اس کے برعکس نظر آنے لگا۔ آل چنگیز کے ذریعہ ممالک اسلامی کی تباہی۔ سسلی اور سپین سے مسلمانوں کا اخراج یورپ کا مسلمانوں پر استیلاء و تسلط ہندوستان سے مسلمانوں کا اخراج۔ ان سب سانحات کے پسِ منظر میں جھانک کر دیکھئے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ لسان صدق کی سچائی روز روشن کی طرح نظر آئے گی۔ (باقی)

چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا کرنیوالوں کی فہرست

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو جزائے خیر دے اور دیگر احباب کو جو ابھی اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے جلد اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (نظارت بیت المال)

نمبر شمار	اسمائے گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے	رقم روپے	آنے	پائی
۵۶۳	چوہدری عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں سندھ	[illegible]	۰	۰
۵۶۴	چوہدری غلام رسول صاحب 〃	۲۰۰	۰	۰
۵۶۵	چوہدری غلام احمد صاحب پاکپتن	۱۰۰	۰	۰
۵۶۶	صوبیدار بشیر احمد صاحب پونا حال ایبٹ آباد	۳۲۲	۰	۰
۵۶۷	حمید اللہ صاحب عرف ثناء اللہ صاحب کمبوہ ضلع سیالکوٹ	۷۷	۹	۶
۵۶۸	بیگم بی بی اہلیہ حمید اللہ صاحب 〃	۳	۰	۰
۵۶۹	خواجہ غلام احمد صاحب بٹ دفتر بیت المال حال راولپنڈی	۱۴	۴	۰
۵۷۰	امیر الدین صاحب ایڈکو حلقہ مسجد فضل قادیان	۴۰۰	۰	۰
۵۷۱	چوہدری مرزا خاں صاحب مرحوم چک ۸۶ شمالی سرگودھا	۵۶۰	۰	۰
۵۷۲	محمد حسین صاحب چک ۸۶ شمالی سرگودھا	۱۱۰	۰	۰
۵۷۳	نذیر احمد صاحب 〃 〃	۱۱۰	۰	۰
۵۷۴	غلام قادر صاحب 〃 〃	۱۱۰	۰	۰
۵۷۵	غلام رسول صاحب 〃 〃	۱۱۰	۰	۰
۵۷۶	چوہدری ظفر علی خاں صاحب گھکھڑ حال اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۱۲۵	۰	۰
۵۷۷	چوہدری غلام قادر صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۱۲۰۰	۰	۰
۵۷۸	عبدالقیوم صاحب سیکرٹری مال چک ۶۸ جھنگ برانچ ضلع لائلپور	۱۰	۰	۰
۵۷۹	میر عزیز الدین صاحب صوبیدار کلرک محلہ دار الرحمت حال کالرا دیوان سنگھ گجرات	۷۰	۰	۰
۵۸۰	منیر احمد پسر میر عزیز الدین صاحب صوبیدار کلرک 〃 〃 〃	۵	۰	۰
۵۸۱	چراغ الدین صاحب گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائنگ اینڈ کواپریٹنگ شاہدرہ ملازم سابق جھجر	۱۷۶	۰	۰
۵۸۲	والدہ صاحبہ چراغ الدین صاحب 〃 〃 〃	۵	۰	۰
۵۸۳	اہلیہ صاحبہ چراغ الدین صاحب 〃 〃 〃	۵	۰	۰
۵۸۴	ارشاد بیگم اختر دختر چراغ دین صاحب 〃 〃 〃	۵	۰	۰
۵۸۵	ممتاز بیگم دختر چراغ دین صاحب 〃 〃 〃	۵	۰	۰
۵۸۶	مبارکہ بیگم صاحبہ دختر چراغ دین صاحب 〃 〃 〃	۳	۶	۰
۵۸۷	چوہدری اللہ بخش صاحب مدرس چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۲۵۰	۰	۰
۵۸۸	〃 محمد خاں صاحب 〃 〃 〃	۲۰۰	۰	۰
۵۸۹	غلام حسین صاحب 〃 〃 〃	۱۰۰	۰	۰
۵۹۰	خیرات محمد صاحب 〃 〃 〃	۳۰	۰	۰
۵۹۱	میاں نواب دین صاحب 〃 〃 〃	۳۰	۰	۰
۵۹۲	محمد یوسف خاں مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ	۱۰	۰	۰

اورنگ زیب عالمگیر رح پر بعض عائد کردہ الزامات کی اصل حقیقت

(مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے از جنیوٹ)

عالمگیر اورنگ زیب کی شجاعت اولو العزمی - حزم و احتیاط - تدبر اور پرہیزگاری کیا دوست اور کیا دشمن سبھی کو مسلّم ہے - لیکن بایں ہمہ اُن پر بعض ایسے الزامات بھی لگائے جاتے ہیں جو نیک شہرت کے منافی ہیں - ایسے اعتراضات کو سمجھنے کے لئے اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیئے - اورنگ زیب نے تخت پر بیٹھنے کے دس سال بعد غالباً اپنی احتیاط پسند طبیعت کی وجہ سے سرکاری طور پر اپنے عہد کی تاریخ لکھنے کی ممانعت کر دی تھی - اس لئے اُن کے عہد کے آخری چالیس سالوں کی تاریخ باقاعدہ طور پر محفوظ اور مستند نہیں - البتہ اس زمانہ کے شیعہ مؤرخ محمد ہاشم خافی خان کی تاریخ منتخب اللباب کو یورپین مصنفین نے اپنے لئے مفید مطلب پاکر اپنا لیا ہے - اور اپنے نظریوں کی بنیاد خافی خاں کی اسی تصنیف پر ہی رکھی ہے - ہندو مؤرخ سرکار - ایشوری پرشاد وغیرہ کے پائے کے مؤرخین نے بھی اپنی تحقیقات کا دارومدار اسی خافی خان کی تصنیف پر رکھا - حالانکہ خافی خان شیعہ تھا اور اورنگ زیب حنفی المذہب اور شیعہ سنی جھگڑے اور مذہبی اختلافات نے اُنہیں ایک دوسرے کی خوبیوں سے بے پروا کر رکھا تھا چنانچہ خافی خان اپنی اس تصنیف میں نمایاں طور پر تعصب سے کام لیتا نظر آتا ہے یعنی بظاہر تو توصیف و تمجید کرتا دکھائی دیتا ہے - لیکن اس کے ساتھ ہی ہر دس پانچ فقروں میں ایک آدھ ایسا فقرہ جوڑ دیتا ہے جو اس کی تمام بیان کردہ خوبیوں پر پانی پھیر دیتا ہے - موجودہ زمانہ کے محققین نے خافی خان کی بیان کردہ ہجو ملیح کو ہی اصل قرار دے کر اورنگ زیب کو طعنہ و تشنیع کا نشانہ بنا لیا۔

خافی خان اور متعصب مورخین کے متعلق ہمارے اس خیال کی تصدیق خافی خان کے مندرجہ ذیل اقتباس سے عیاں طور پر ہوتی ہے - "تیموری خاندان کے تمام فرمانرواؤں میں بلکہ جملہ سلاطین دہلی میں سے سکندر لودھی سے لے کر اورنگ زیب تک) کوئی بادشاہ عزت اور انصاف پسندی کے اعتبار سے اورنگ زیب سے بڑا نہیں ہوا - جرأت تکالیف برداشت کرنے اور صحیح فیصلے کر سکنے کی اہلیت کے لحاظ سے اس کا ہرگز کوئی ثانی نہیں لیکن احکام شریعت کی پابندی کے خیال کی وجہ سے وہ سزائیں نہیں دیتا تھا - اور بغیر سزاؤں کے کسی ملک کا انتظام صحیح نہیں رہ سکتا - امراء میں رقابت کی وجہ سے اختلافات [illegible] گئے - اس لئے ہر تجویز جو وہ کرتا - اور ہر قدم جو وہ اٹھاتا اُس کا کوئی نتیجہ نہ نکلتا ......" (بحوالہ سمتھ ص)

.... اسلام کے مخالفین ایسے ہی اقتباسات سے اپنا اُلو سیدھا کر لیتے ہیں - صفاتِ حسنہ کا پہلو تو قطعی طور پر یہ کہہ کر نظر انداز کر دیتے ہیں - کہ اُس نے جو کچھ کیا اپنے ہی دین اور ملت کے لئے کیا - اور بجائے اُس کی تعریف کرنے کے اُلٹا اُسکو متعصب اور فرقہ پرست بنا ڈالتے ہیں - اور دوسرا حصہ جہاں خافی خان نے یہ لکھ دیا ہے - کہ معاملات سلطنت میں نرم تھا - اور اپنے احکام کو سختی سے منوانے کا عادی نہ تھا - اس کو لے دوڑتے ہیں - اس بارے میں ڈاکٹر سمتھ نے ایک اٹالین طبیب کا حوالہ بھی ٹانک دیا ہے جو یہ کہتے ہیں - کہ "خافی خاں کا نظریہ درست ہے - اور اورنگ زیب کے خطوط سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے - کہ اُس کی سلطنت کا نظام درست نہ تھا"

اب دیکھنے والی بات یہ ہے - کہ خافی خاں کے علاوہ کچھ اور لوگوں کی لکھی ہوئی تاریخ بھی اُسی زمانے سے موجود ہے پھر صرف خافی خان کو ہی کیوں سب سے زیادہ معتبر شہادت سمجھا جائے - حالانکہ خافی خاں کی شہادت اُس کے مذہباً مخالف ہونے کی وجہ سے قابل پذیرائی ہی نہیں - لیکن بایں ہمہ ہم اس امر کو تسلیم کرتے ہیں - کہ اورنگ زیب علیہ الرحمت حنفی الخیال پکے مسلمان تھے - اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کو تمام جائز مراعات دینا اُن کا فرض تھا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا - ان لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانا اُن کے مذہب کے ہی خلاف تھا - اس لئے جبراً مسلمان بنانے کا الزام بالبداہت غلط ہے - بے شمار مندروں کے مسمار کرنے کا شاخسانہ بھی یار لوگوں نے اختراع کیا ہے - دوسروں کی عبادت گاہوں کو ڈھانے کی تعلیم اسلام ہرگز نہیں دیتا - اور اگر مندروں کو بلا امتیاز ڈھانا اُس کے پروگرام کا حصہ ہوتا - تو اس کے پایہ تخت آگرہ میں اُس کے زمانہ کا مندر ہرگز نہ ہوتا - (دور دراز علاقے کی باری تو بعد میں آتی تھی) اورنگ زیب نے مندر ڈھائے اور ضرور ڈھائے - مگر وہی مندر جو مخالفانہ سیاست کا اڈا تھے - اور باوجود ممانعت کے بنا لئے گئے تھے - جن منادر سے اُنہیں کوئی خطرہ نہیں تھا - اُن کو بالکل ہاتھ تک نہیں لگایا - بلکہ اُن کے لئے جاگیریں بھی شاہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے عطا کیں - ایک مرتبہ جب اُنہیں معلوم ہوا - کہ ایک مندر کے برہمنوں کو ناجائز طور پر تنگ کیا گیا ہے - تو انہوں نے اپنے عمال کو سختی سے ڈانٹا یہ کہتے ہوئے کہ ایسا کرنا ہمارے مذہب میں بھی داخل نہیں - پس حقیقت یہ ہے کہ عالمگیر اورنگ زیب نے صرف اُن ناجائز مراعات کو واپس لیا - جو اُن کے پیشرو ناواجب طور پر خلاف اسلام ہندوؤں کو دے چکے تھے (جزیہ وغیرہ) اس کے علاوہ بالعموم انہوں نے وہی مذہبی پالیسی روا رکھی - جو جہانگیر اور شاہجہان نے اختیار کی ہوئی تھی - اب عجیب بات یہ ہے - کہ اس پالیسی کے اختیار کرنے کی بنا پر صرف اورنگ زیب ہی کو ملعون کیا جاتا ہے - حالانکہ اس کے بعض پیشرو بہت حد تک اس پالیسی میں اس کے برابر کے شریک رہے تھے - جیسا کہ ذیل کے اقتباس سے واضح ہے

"اورنگ زیب کے باپ اور اُس کے دادا نے بھی ہندوؤں کے احساسات کا خیال نہ رکھا - جہانگیر نے متعدد جینی پروہتوں کو گجرات میں قتل کروا دیا - اور ایک اور موقعہ پر کانگڑہ میں مندر کی بے حرمتی کی اور گائے کو مندر کے احاطہ میں ذبح کیا - شاہجہان نے اپنی سلطنت کے چھٹے سال میں حکم دیا تھا - کہ ہندو نئے مندر نہ بنائیں - اور جو نامکمل تھے اُن کو ڈھا دیا - بادشاہ سلامت محافظ دین نے حکم دیا - کہ بنارس اور سلطنت کے باقی حصوں میں تمام مندر جو شروع ہو چکے ہیں - گرا دیئے جائیں"

(صفحہ ۱۱۵ بحوالہ پروفیسر سرکار)

اب ستم ظریفی یہ ہے - کہ اگر اورنگ زیب اُن مندروں کو جو بعد میں خلاف حکم بنائے گئے مسمار کرا دیتا ہے تو بے حد متعصب اور فرقہ دار قرار دیا جاتا ہے - حالانکہ خود شاہجہان کے عہد میں ظاہری شان و شوکت کے باوجود دوسرے مذاہب سے عدم رواداری جاری ہو چکی تھی - اور اورنگ زیب نے جسے تنگ نظر اور متعصب کہتے ہیں صرف اُس پالیسی کی تکمیل کی -

(پروفیسر ایس - ایس سرکار اینڈ دتا صفحہ ۶۷)

الغرض حقیقت صرف اس قدر ہے - کہ اکبر نے سیاسی اغراض کی بنا پر ہندوؤں کو ایسی مراعات دے رکھی تھیں - جن سے ہندو تو سرکش اور مستبد ہو گئے تھے - اور مسلمان کمزور ہو چکے تھے - اور ہوتے جا رہے تھے - جہانگیر - شاہجہان اور اورنگ زیب نے بالخصوص اور وہ بھی استقلال سے جب ہندوؤں کے اقتدار کو اعتدال پر لانا چاہا - تو انہوں نے بگڑنا شروع کیا - اور بغاوتیں شروع کر دیں - اس صورت میں باغیوں کی سرکوبی نہ کرنا (جن میں سکھ گورو بھی شامل ہیں) اور وفادار مسلمانوں کو ملازمتوں اور عہدوں پر مستحکم نہ کرنا بذات خود بڑی سیاسی غلطی کا ارتکاب کرنے کے مترادف ہوتا - "عدم رواداری" اور تعصب کا ڈھنڈورا ایک محض ایک ڈھونگ ہے - کم از کم انگریز مورخین کو تو اورنگ زیب پر "عدم رواداری" کا الزام لگاتے ہوئے - خود یورپ پر نظر دوڑانی چاہیئے - مسٹر گیریٹ انگریز مورخ نے کیا ہی خوب کہا ہے - "یہ مذہبی پالیسی ہندوستان ہی سے مخصوص نہ تھی - اورنگ زیب کے ہمعصر غیر ملکی فرمانروا بھی اسی پالیسی پر کاربند تھے انگلستان میں چارلس دوم کے منسٹر ٹیسٹ ایکٹ بنا کر ۱۶۷۸ء میں رومن کیتھولکوں کو تخت سے محروم کر رہے تھے - اور اس کے چند سال بعد ہی لوئیس چہاردہم کی اپنے ملک میں مذہبی سختیاں بھی پھیل لائیں" (گیرٹ صفحہ ۱۲۴)

الغرض چونکہ ہندو خود سر ہو رہے تھے - اورنگ زیب کو مسلمانوں کو سلطنت میں ملازمتیں دلانے کا اہتمام کرنا پڑا - بایں ہمہ ہندو امراء کے تناسب میں فرق نہ آیا - اکبر کے زمانہ میں ہندو امیروں کا تناسب ۳۰ فی صدی تھا - جہانگیر کے عہد میں ۲۱ فی صدی شاہجہان اور عالمگیر کے عہد میں یہ تناسب ۱۹ اور ۲۰ فیصدی کے درمیان رہا - ہو سکتا ہے - کہ عالمگیر نے ایک فیصدی بھی کمی نہ کی - (تاریخ مولانا غلام رسول مہر صفحہ ۵۵۱) سلطنت کو مستحکم کرکے بغاوتوں کے اڈوں کو برباد کرنے اور سرکشوں کو کیفر کردار تک پہنچانے والا یہ عظیم ترین بادشاہ محض من گھڑت وجوہ کی بنا پر جانبدار اور متعصب قرار دیا جاتا ہے - اور اس شخص کو جس نے اپنی تمام عمر رعایا کی بہبودی میں صرف کر دی اور جس کے متعلق تمام مورخین کا اتفاق ہے - کہ وہ رات کو صرف تین گھنٹے آرام کیا کرتا تھا - اور جس کی سلطنت ملکی لحاظ سے بھی اُس کی محنت شاقہ کے طفیل سب سے بڑی ہو گئی - اور جس نے تمام ہندوستان کو ایک نظام میں پرو دیا - ایسے اولوالعزم بادشاہ کو سلطنت چلانے کا نااہل گردانا جاتا ہے - بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے - کہ اخیر وقت میں خود اُسے اپنی پالیسی کی ناکامی کا احساس ہو گیا تھا - اور اسے اپنے کیئے پر افسوس آتا تھا - حالانکہ جیسے ڈاکٹر سمتھ نے لکھا ہے "حقیقت یہ ہے کہ اُس نے جو کچھ کیا - اپنی ضمیر کی آواز کے مطابق کیا - اور صحیح سمجھ کر کیا - اور اس کے دل و دماغ کے کسی گوشے میں بھی کبھی یہ خیال نہ آیا تھا - کہ اس کا کوئی فعل مذہب یا دیانتداری کے خلاف ہے"

(سمتھ صفحہ ۴۲۷)

ہاں تدبیر سے کام چلا لینا اصول مذہب کے خلاف نہیں ہوتا - لڑائی میں خداداد ذہن اور فراست سے وہی لوگ کام لے سکتے ہیں جو خدا سے ڈرنے والے ہوں - اور خدا تعالیٰ تدبیر بھی اپنے برگزیدوں ہی کو سمجھاتا ہے) اورنگ زیب کے خطوط جو رقعات عالمگیری میں محفوظ ہیں - اور جن کے ذریعے سے وہ اپنی اولاد کی تربیت کیا کرتا تھا - ہمارے اس نظریے کے مؤید ہیں - ان خطوط کے انداز کو اورنگ زیب کا اپنی پالیسی کی ناکامی کا اعتراف سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے - یہاں اعتراف کسی سیاسی پالیسی کی ناکامی کا نہیں - بلکہ صرف خدا تعالیٰ سے اپنی کوتاہیوں کی بخشش مانگنا مقصود ہے - جو اورنگ زیب کی روحانیت پر دال ہے - خدا تعالیٰ کے روبرو پیش ہونے کا خیال اور اپنی بے مائگی

۔۔ رکھتی ہیں کا اعتراف عالمگیر کے راسخ الاعتقاد ہونے اور خدا خوفی کی علامت ہے۔ اورنگ زیب کے ایک خط کے آخری مندرجہ ذیل الفاظ اس خصوص میں قابل ملاحظہ ہیں۔

میں کون ہوں میں کہاں جاؤں گا اور وہاں اس گنہگار کا کیا حال ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ اب میں دنیا میں ہر ایک کو الوداع کہتا ہوں۔ اور ہر ایک کو خدا تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ میرے لائق فائق بیٹے ایک دوسرے سے نہ لڑیں۔ اور رعایا کو جو خدا کی لئے کے بندے ہیں بے جا طور پر قتل نہ کریں۔۔

اس سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ سلطنت مغلیہ کے زوال کی ذمہ داری اورنگ زیب پر ڈالنا بہت بھاری غلطی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اورنگ زیب مدبر اور قابل تھا۔ غیر معمولی قوت ارادی اور استقلال کا مالک تھا۔ ہر فتنہ کو دبانے کی اہلیت رکھتا تھا وہ حکمت عملی سے بھی کام لے لیتا تھا۔ ہندوستان میں مخالف قوتیں موجود تھیں۔ جہانگیر اور شاہجہان کے زمانہ سے ہی ایسی قوتیں سر اٹھا رہی تھیں عالمگیر نے ساری مخالف قوتوں کو مٹا دیا۔ اس کے جانشین نااہل تھے۔ ان کی خانہ جنگیوں کے باعث سلطنت کا نظام بگڑتا گیا۔ لائق باپ نے سلطنت بنائی۔ نالائق بیٹوں نے بگاڑ دی۔ اورنگ زیب کے بعد نئے نئے خطرے پیدا ہوتے رہے۔ اور جانشین ان کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ اور عالمگیر اور اس کے پیشروؤں کی محنت ضائع ہوگئی۔

(ماسٹر محمد ابراہیم بی۔ اے۔ چنیوٹ)

نقد و نظر

چالیس جواہر پارے:۔ یہ کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس صحیح حدیثوں کا انتخاب ہے جو صحاح ستہ میں سے منتخب کی گئی ہیں۔ کتاب کے شروع میں حدیث کی تعریف اس کی اقسام۔ طریق روایت۔ حدیث کی صحیح کتب ان کے مولفوں کے مختصر حالات درج کئے ہیں۔ ہر حدیث کا ترجمہ اور پھر اس کی تشریح کی گئی ہے۔ اس تشریح میں بھی متعدد دیگر احادیث آگئی ہیں۔ ان حدیثوں میں حقوق اللہ حقوق العباد۔ اخلاق حسنہ تربیت اور قومی ترقی کے متعلق مضامین آگئے ہیں۔ کتاب مسلمان مردوں عورتوں۔ طلباء اور طالبات سب کے لئے بہت مفید ہے۔ کتاب کا حجم ۱۴۸ صفحات ہے۔ کتابت و طباعت اعلےٰ۔ عمدہ سفید کاغذ کی کتاب کی قیمت ایک روپیہ۔ اور عام کاغذ والی کتاب کی قیمت ۱۲ ر علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ۔ بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ ضلع جھنگ مالک بک ڈپو رام گلی ۳ لاہور

احمدیہ کلینڈر مکتبہ تحریک بالمقابل

۱۶۰ انارکلی لاہور نے امسال احمدیہ کلینڈر شائع کیا ہے کلینڈر چار رنگ کا ہے۔ جس کا عنوان "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشہور الہام ہے مصلح موعود کی پوری پیشگوئی سبز رنگ میں درج ہے اس کے نیچے دنیا کا نقشہ ہے۔ جس میں سبز نشانات کے ذریعہ وہ مقامات دکھائے گئے ہیں۔ جہاں جہاں ہمارے مشن قائم ہیں۔ گلوب کے نقشے کے دائیں اور تمام مشنوں کے اور وہاں کام کرنے والے تمام مبلغین کے نام درج ہیں۔ نقشے کے نیچے کیلنڈر درج ہے۔ یہ کلینڈر اپنی نوعیت میں نہایت اعلیٰ ہے۔ اور تبلیغی چارٹ کا کام دیتا ہے۔ کلینڈر کا سائز ۲۰ × ۳۰ اور قیمت معمولی صرف آٹھ آنے۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ تحریک بالمقابل ۱۶۰ انارکلی لاہور

"میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا"

قرآن کریم میں آتا ہے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ جس کے معنی یہ بھی ہیں۔ کہ نیکیاں کرنے کی روح اور جذبہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اپنی محبوب چیزوں سے اور آج کل کے لحاظ سے مال بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مناسب حصہ خرچ نہیں کرتے۔ لیکن ہم لوگوں نے اقرار کیا ہوا ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

اگر ہم لوگ اپنی آمد کا وہ حصہ بھی ماہ بماہ ادا نہ کریں۔ جو سلسلہ کی طرف سے ہم پر بطور فرض کے عائد کیا جا چکا ہے۔ تو کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ جو عہد ہم نے کیا ہے۔ اس پر ہم قائم ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو تمہاری ذمہ داری سب سے پہلے ہے۔ بیشک جو بوجھ تم پر ڈالا گیا ہے۔ وہ دوسروں پر نہیں ڈالا گیا۔ بیشک جو تکالیف خدا تعالیٰ کی خاطر تم نے اٹھائی ہیں۔ وہ دوسروں نے نہیں اٹھائیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ جو کچھ تمہیں ملنے والا ہے وہ دوسروں کو نہیں ملے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

احباب جماعت اس امر سے بھی بے خبر نہیں کہ اس سال جماعت پر مالی لحاظ سے ایک غیر معمولی بوجھ پڑ رہا ہے۔ صدر انجمن کو اپنے دفاتر تعمیر کرنے ہیں۔ سکول اور کالج تعمیر کرانے ہیں۔ ہسپتال تعمیر کرانے ہیں۔ پھر ان اداروں میں کام کرنے والوں کے لئے رہائشی مکان تعمیر کرنے ہیں۔ لیکن آمد کی رفتار اب تک ایسی نہیں کہ بجٹ آمد پورا ہو سکے۔ جماعت میں اخلاص ہے۔ اور اس اخلاص کا دشمن بھی اقرار کرتا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ یہ قیاس کیا جائے کہ عہدیداران جماعت مقامی لازمی چندہ جات کی وصولی میں وہ توجہ نہیں دے رہے جس کی ضرورت ہے۔

امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے کا فرض ہے کہ ہر ماہ میں کم از کم ایک اجلاس مجلس عاملہ کا اس غرض سے بلائیں کہ اس میں لازمی چندوں کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کی رفتار پر غور کیا جایا کرے اور اگر کسی چندہ حصہ آمد۔ چندہ عام یا مستورات چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ میں بمقابلہ بجٹ کمی ہو۔ تو مجلس عاملہ غور کرکے مناسب تجاویز سوچے اور ان پر عمل کرائے۔ تا چندوں کی وصولی کے مطابق بجٹ ہو جائے۔ مجلس عاملہ یہ بھی کر سکتی ہے کہ وہ خاص وفد مقرر کرے جو ضروری وصولی کا انتظام کرے اور اگر ضرورت سمجھی جائے یعنی بقایا زیادہ ہو تو ایک ہفتہ کے اندر تمام جماعت مقامی کا اجلاس بلائے اور انہیں سمجھایا جائے۔ کہ ہر شخص اپنا بقایا چندہ ادا کرے۔ نیز جماعت پر یہ وضاحت بھی کر دی جائے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ لازمی چندے (حصہ آمد۔ چندہ عام و مستورات۔ چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ) کو پیچھے ڈال کر طوعی چندے ادا کرنا درست نہیں

(نظارت بیت المال)

تصحیح!

غلطی سے الفضل ۲۹۱ کے بعد ۲۹۲ پر بھی ۲۹۱ درج ہو گیا ہے۔ اس کے بعد خاص نمبر جو کہ دراصل ۲۹۵ ہے نمبر درج نہیں ہوا خاص نمبر کے بعد ۲۹۶ شائع ہوا ہے۔ الفضل کی ۳۸ ویں جلد کا یہ آخری نمبر ہے۔

قاعدہ یسرنا القرآن

قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز قاعدہ یسرنا القرآن کا دفتر اب ربوہ میں قائم ہو چکا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ بعض بددیانت لوگ اس کی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں۔ اور سیدھے سادھے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دے رہے ہیں۔ کہ گویا وہ لوگ دفتر یسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر ہوا۔ تو اس کا ہم اعلان کریں گے۔ سردست قاعدہ اور قرآن کریم دفتر یسرنا القرآن ربوہ سے مل سکتا ہے۔ اور وہیں درخواستیں آنی چاہئیں۔

ھدیہ چھوٹا قاعدہ ۴ر بڑا قاعدہ مکمل ۱۰ر فی پارہ ۴ر قرآن مجید مجلد سادہ ۷ روپے قرآن کریم غیر مجلد ۵/۸ روپے، زیادہ تعداد میں منگوانے والے دفتر میں لکھ کر ریٹ مقرر کروائیں۔

منیجر قاعدہ یسرنا القرآن۔ ربوہ

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے

چوہدری سردار خان منیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں وی پی کا انتظار نہ کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

(منیجر)

بے نظیر کارنامے

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

زر جام عشق طاقت کی خاص دوا۔ قیمت ساٹھ گولی پندرہ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

وزرائے اعظم کی کانفرنس کے اعلانات میں کشمیر کا ذکر نہیں کیا جائیگا

لندن ۱۱ جنوری۔ اسٹار کا سفارتی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ گرچہ اس کا امکان نہیں ہے کہ کشمیر کے متعلق دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی گفت و شنید کا کانفرنس کے کسی اعلانیہ میں ذکر کیا جائے گا۔ جن سے اب تک دوسرے امور کے متعلق کچھ خاص معلومات حاصل نہیں ہو سکی ہیں۔ لیکن اس کا قوی امکان ہے کہ مذاکرات کشمیر میں شرکت کرنے والے وزرائے اعظم میں سے ایک یا اس سے زیادہ اس کے متعلق کوئی بیان دینگے یہ غالباً اعلانیہ یا بیان کی شکل میں ہو گا۔ جو اس پریس کانفرنس میں دیا جائے گا۔ جو اکثر وزرائے اعظم کانفرنس کے خاتمہ پر یا اسکے آخری دنوں میں منعقد کر رہے ہیں۔

کل وزرائے اعظم نے جنگی کام اشیاء مثلاً جہاز اور دوسری ضروری چیزوں کی کمی دور کرنے کے لئے دولت مشترکہ کے منصوبہ پر گفتگو کی۔ مشینی سامان کی تقسیم کے مسئلہ پر دولت مشترکہ کے نمائندوں کے درمیان برابر یہ بات چیت ہوتی رہے گی جس کی بہم رسانی یقیناً برطانوی اسلحہ بندی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گی۔

کل برطانوی وزیر خارجہ نے وزرائے اعظم سے چار طاقتی مذاکرات کے بارہ میں اس لٹ کے لہجہ کے متعلق گفتگو کی جو برطانیہ روس کو بھیج رہا ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ جمہوری پالیسی امن کی کوشش ہے لیکن امن کے قیام کا واحد راستہ طاقت حاصل کرنا ہی ہے (اسٹار)

اشتراکی حملہ کی مدد کے لئے چینی طیارے

ٹوکیو ۱۱ جنوری امریکی ۸ ویں فوج کے ہیڈکوارٹر نے رپورٹ دی ہے کہ جزیرہ نما کوریا کے وسط میں موجودہ بڑے اشتراکی حملہ کے لئے ۵۰۰ چینی جنگی ہوائی جہاز تیار کھڑے ہیں

خبر رساں ذرائع نے بتایا کہ یہ غیر متوقع چینی فضائی بیڑہ جس میں لڑاکا اور بمبار طیارے ہیں مغرب کے ۷۰ میل طویل محاذ پر کام کرنے کے لئے دستیاب ہو سکتا ہے۔ (اسٹار)

کینیا میں تیل کی تلاش

نیروبی ۱۱ جنوری طبقات الارض کے ماہروں کی جو پہلی رپورٹ یہاں موصول ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کینیا کے غیر آباد شمال مشرقی علاقہ میں تیل کی ابتدائی تلاش سے ہمت افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ کینیا کی حکومت جلد ہی اس علاقے کے اراضی کا جغرافیائی جائزہ لینے والی ہے۔ (اسٹار)

۔۔۔ دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے جو محکمہ صنعت و حرفت کی طرف سے منعقد کی گئی ہے۔

جاپان کی اسلحہ بندی امن عالم کی حفاظت کیلئے ہے

ٹوکیو ۱۱ جنوری۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر شیگرو یوشیدا نے آج رات اس امر کا اعلان کیا کہ جاپان کی از سر نو اسلحہ بندی کی مہم کو شک و شبہ کی نظروں سے نہیں دیکھنا چاہئیے۔ کیونکہ جاپان تہ دل سے اقوام متحدہ کیساتھ تعاون کرے گا۔ اور جس قسم کے تعاون کے لئے اسے کہا جائے گا وہ کر کے دکھائے گا۔ اس اسلحہ بندی سے یہ اندازہ لگانا کہ جاپان پھر فوجی قوت اختیار کر کے مصیبت کا باعث بنے گا ایک غلط فہمی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ کمیونسٹوں نے جمہوری ممالک کی آزادی کو ختم کرنے کے لئے جو طریقے اختیار کئے ہیں۔ جمہوری ممالک کو چاہئیے کہ وہ بھی کمیونسٹوں کے علاقہ میں داخل ہونے کے لئے یہی حربے استعمال کریں۔ آپ نے فرمایا کہ بہت جلد جاپان اس قابل ہو جائے گا۔ کہ وہ امن عالم کے لئے زیادہ مؤثر کارروائی کر سکے۔

اڑھائی لاکھ چینی فوج حملہ کرنے کیلئے تیار ہے

ٹوکیو ۱۱ جنوری۔ جنرل میکارتھر نے آج انتباہ کیا کہ ۲½ لاکھ چینی کمیونسٹ کیل کانٹے سے لیس مغربی کوریا میں ۷۰ میل لمبے محاذ پر بالکل تیار کھڑے ہیں اور زبردست حملہ کسی وقت بھی شروع کر سکتے ہیں۔ یہ فوج بہت سے مقامات پر ایک ساتھ حملہ کرے گی۔

جنرل میکارتھر نے بتایا کہ چینی فوجیں دن جو سے لے کر دوسان تک صف آرا ہیں۔ علاوہ ازیں مغرب میں شمالی کوریا کی فوجیں ہیں۔ اس کے علاوہ منگولی فوج کا ایک ڈویژن اور بہت سی مخصوص فوج بالکل تیار کھڑی ہے اور نہایت زوردار حملے کسی وقت بھی شروع کر سکتی ہے۔

نیا یونانی فضائی مستقر

ایتھنز ۱۱ جنوری۔ یونانی جزیرہ سائیکلیس میں کثیر رقم کے خرچ سے ایک نیا فضائی مستقر تعمیر کیا جانے والا ہے۔ جو یورپ اور مشرق کے درمیان فضائی ٹریفک کے لئے استعمال کیا جائیگا زمین کا جائزہ اور دیگر انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں۔ (اسٹار)

سیالکوٹ ۱۱ جنوری۔ خان عبد القیوم خاں وزیر اعظم صوبہ سرحد وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ کی معیت میں یہاں پہنچے۔ اب یہاں پہنچتے ہی صنعتی نمائش ۔۔۔

مسلم لیگ ہی پاکستان کو دنیا کی عظیم مملکت بنا سکتی ہے

سیالکوٹ ۱۱ جنوری۔ ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم صوبہ سرحد خان عبد القیوم خاں نے اعلان کیا کہ مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو پاکستان کو دنیا کی سب سے بڑی مملکت بنا سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے قیام کے بعد مسلم لیگ کا کام ختم نہیں ہوا۔ بلکہ اب تو تعمیر کا دور شروع ہوا ہے۔ چند افراد کی بیزاری کا یہ مطلب نہیں کہ قومی جماعت کو ہی ختم کر دیا جائے۔ انتخابات نے پاکستان کے عوام کو اس امر کا موقعہ دیا ہے کہ وہ اپنا ووٹ دیں اور اپنا مستقبل ایک اچھی قیادت کے سپرد کریں تاکہ انہیں بعد میں افسوس نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی پاکستان خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ خاص طور پر ان افراد سے بھی اسے خطرہ ہے جنہوں نے اپنی تخریبی سرگرمیوں کو کچھ عرصہ کیلئے ملتوی کیا ہے۔

خان عبد الغفار کی قید کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کسی بھی تخریب پسند کو یہ اجازت نہ دی جائے گی کہ وہ پاکستان کی وحدت کو نقصان پہنچائے۔

پاکستان ایک مضبوط چٹان ہے

کراچی ۱۱ جنوری۔ جنرل سر ڈگلس گریسی سپہ سالار اعظم نے آج پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی بنیاد مضبوط و مستحکم ہے۔ آپ نے پاکستانی افواج کو مشورہ دیا کہ وہ اسی وفاداری سے کام کریں جس وفاداری سے انہوں نے کام شروع کیا تھا۔

پاکستانی افواج جس یگانگت خلوص اور ایثار سے کام کیا تھا۔

. . . .

۔۔۔ آپ نے اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ آج مجھے آپ لوگوں کو الوداع کہتے ہوئے بہت دکھ ہو رہا ہے۔ کیونکہ آپ لوگوں نے جس اتحاد و تنظیم اور وفاداری سے اپنے فرائض منصبی کو سرانجام دیا ہے اس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ ہندوستان کو اس سال جنوری میں گندم کا جو قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ وہ سال گزشتہ کی قیمت سے ۱۵ فیصدی زیادہ ہوگی قیمت میں اس اضافہ کی وجہ کچھ تو قیمتوں میں اضافہ اور کچھ کرایہ میں اضافہ ہے۔

مہاجر ٹیکس سے ایک کروڑ روپیہ

کراچی ۱۱ جنوری۔ مہاجر ٹیکس سے تقریباً ایک کروڑ روپیہ وصول ہو چکا ہے جو مہاجرین کی بحالیات پر صرف کیا جائے گا۔ یہ انکشاف ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کیا۔ آپ نے بتایا اس میں سے ۳۰ لاکھ روپیہ مہاجرین کو نئے مکانات بنا کر دینے میں خرچ کیا جائے گا۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین آج عازم لاہور ہو گئے۔ یہاں وہ لائلپور، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے اضلاع کا دورہ کریں گے۔

بین الاقوامی معاہدے کی خلاف ورزی

لنڈن ۱۱ جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مغربی اتحادیوں اور مغربی جرمنی کے سرکاری حکام نے جرمنوں کو از سر نو منظم کرنے کا جو بیڑا اٹھایا ہے۔ وہ بین الاقوامی معاہدے کے سراسر خلاف ہے۔ یہ کوشش دراصل مغربی جرمنی میں فوج تیار کرنے سے متعلق ہے۔

امریکہ کے بحری بیڑے کا پروگرام

واشنگٹن ۱۱ جنوری۔ آج امریکہ کے بحری بیڑے کو مضبوط بنانے کے لئے دو ہزار ملین ڈالر کا ایک پروگرام منظور کیا گیا۔ اس پروگرام میں ساٹھ ہزار ٹن کے طیارہ بردار جہاز اور ۱۷۲ دوسری قسم کے جہاز بنائے جائیں گے۔

ڈھاکہ میں سائنس کانفرنس

ڈھاکہ ۱۱ جنوری۔ آج پاکستان سائنس کانفرنس کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ ڈاکٹر ابو مطلب مالک وزیر اقلیات نے اجلاس کی صدارت کی۔ تقریباً ایک سو ڈیلیگیٹوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کا افتتاح گورنر مشرقی بنگال خواجہ ناظم الدین نے کیا۔ یہ کانفرنس چار روز تک جاری رہے گی۔

پاکستان کی شوگر مل !

پشاور ۱۰ جنوری۔ پاکستان کی سب سے بڑی شوگر مل میں اس موسم سرما کے شروع تک ۲۵۲۰۰ من گنا پلوایا جا چکا ہے اور دسمبر کے تیسرے ہفتہ تک ۲۵۸۰۷۵ من کھانڈ تیار ہو چکی ہے۔